شہری

شہری برائے بہتر ماحول

جنوری تا مارچ ۲۰۱۵ء

شہری

اس میں کوئی شک نہیں کہ شہریوں کا
ایک چھوٹا سا گروہ جو شعور رکھتا ہو وہ
یقیناً دنیا کو بدل سکتا ہے......
مارگریٹ میڈ

ناجائز تجاوزات کا مسئلہ:
پاکستان کے شہر لینڈ مافیا کے شکنجے میں....!

پاکستان کے مختار کار اداروں نے حال ہی میں غیر قانونی قبضوں اور تعمیرات کے خلاف چلائی گئی مہم کے ذریعے غاصب قابضین کے خلاف کارروائیاں شروع کردی ہیں۔ اسلام آباد سے کراچی تک شہری حکومتیں رفاہی پلاٹوں کو لینڈ مافیا کے پنجوں سے چھڑانے کے لیے غیر قانونی تعمیراتی ڈھانچوں کو گرا رہی ہیں اور انہیں جرائم پیشہ قابضین سے خالی کرا رہی ہیں۔

۴/اپریل ۲۰۱۵ء کو کراچی کے شہریوں نے وزیرِ بلدیات شرجیل میمن کی ہدایات پر کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن کی جانب سے سینیٹر بابر غوری کے غیر قانونی شادی ہال کو گرائے جانے پر خوشی منائی۔ پلاٹ کو تجارتی سرگرمیوں کے لیے استعمال کیا جارہا تھا جبکہ رفاہی پلاٹ فلاحی اسپتال کے لیے مخصوص زمینی استعمال کی ذیلی درجہ بندی کے تحت منظور کیا گیا تھا۔ سینیٹر بابر غوری پر 'سندھ پبلک پراپرٹی (تجاوزات ہٹاؤ) ایکٹ ۲۰۱۰ء، کے تحت جرم کے ارتکاب پر مقدمہ قائم کیا گیا۔

اس کے فوراً بعد ۸/اپریل ۲۰۱۵ء کو مشہور انگریزی اور اردو روزناموں میں ایک اشتہار شایع ہوا جس میں غاصب قابضین کو تنبیہ کی گئی تھی کہ وہ رفاہی پلاٹوں پر اپنی سرگرمیاں بند کردیں یا پھر تجاوزات کے خلاف چلائی گئی مہم کے دوران سزا بھگتنے کے لیے تیار رہیں۔ ایڈمنسٹریٹر کراچی ثاقب احمد سومرو کی ۳۰ مارچ ۲۰۱۵ء کو منظور کردہ قرارداد نمبر ۲۶ کے ذریعے کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن (KMC) نے تمام رفاہی پلاٹوں کی لیز اور الاٹمنٹ منسوخ کردیں۔

(بقیہ صفحہ ۳ پر)

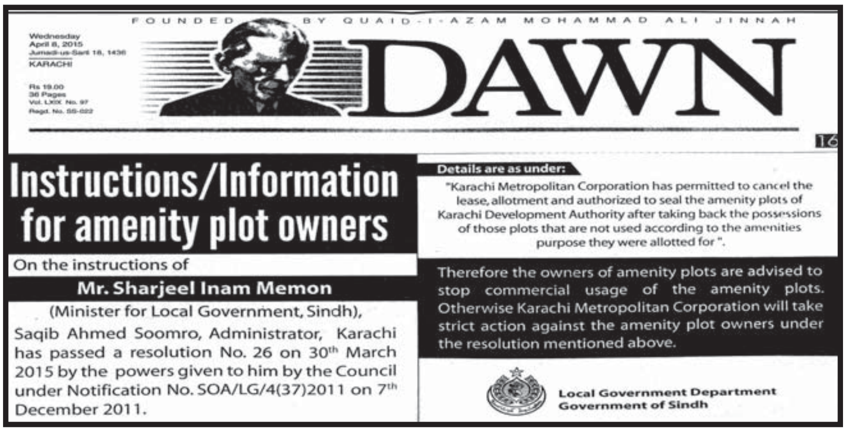

FOUNDED BY QUAID-I-AZAM MOHAMMAD ALI JINNAH

Wednesday
April 8, 2015
Jumadi-us-Sani 18, 1436
KARACHI

Rs 19.00
36 Pages
Vol. LXIX No. 97
Regd. No. SS-022

DAWN

16

Instructions/Information for amenity plot owners

On the instructions of

Mr. Sharjeel Inam Memon

(Minister for Local Government, Sindh), Saqib Ahmed Soomro, Administrator, Karachi has passed a resolution No. 26 on 30th March 2015 by the powers given to him by the Council under Notification No. SOA/LG/4(37)2011 on 7th December 2011.

Details are as under:

"Karachi Metropolitan Corporation has permitted to cancel the lease, allotment and authorized to seal the amenity plots of Karachi Development Authority after taking back the possessions of those plots that are not used according to the amenities purpose they were allotted for".

Therefore the owners of amenity plots are advised to stop commercial usage of the amenity plots. Otherwise Karachi Metropolitan Corporation will take strict action against the amenity plot owners under the resolution mentioned above.

Local Government Department
Government of Sindh

اندرونی صفحات

نئے حقِ معلومات قانون کے لیے سیاسی مشاورت	۷
شہری۔سی بی ای کا چوبیسواں سالانہ اجلاسِ عام	۹
صنفی مساوات منصوبہ بندی آئی یو سی این تربیت	۱۰
ماس ٹرانزٹ سسٹم ـــ کراچی	۱۱
بے ہنگم شہری پھیلاؤ	۱۳
ستائیسویں 'انسانی حقوق: جرائم کی تفتیش' ورکشاپ	۱۴
وہ دن جب قوم اشکبار رہوئی......	۱۵
شفافیت اور معلومات تک رسائی: چوتھی ورکشاپ	۱۶
آزادیٔ معلومات ورک شاپ	۱۷
حقِ معلومات پاکستان میں 'حق' نہیں ہے	۱۸
بلوچستان پولیس ٹریننگ ورکشاپ	۲۰

PROVINCIAL ASSEMBLY OF SINDH
NOTIFICATION
KARACHI, THE 26TH OCTOBER, 2010

NO.PAS/Legls-B-21/2010-The Sindh Public Property (Removal of Encroachment) Bill, 2010 having been passed by the Provincial Assembly of Sindh on 27th September, 2010 and assented to by the Governor of Sindh on 20th October, 2010 is hereby published as an Act of the Legislature of Sindh.

THE SINDH PUBLIC PROPERTY (REMOVAL OF ENCROACHMENT) ACT, 2010
SINDH ACT NO: XVIII OF 2010

اداریہ

آئینی خلاف ورزیاں امن تباہ کر رہی ہیں

جس طرح انگریز اپنے قرونِ وسطیٰ کے بادشاہوں کو کھود کر باہر نکال رہے ہیں اور انہیں دوبارہ دفن کر رہے ہیں۔ اسی طرح پاکستانی بھی اپنی قرونِ وسطیٰ کی مذہبی تشدد کی روایات کو کھود کر باہر نکال رہے ہیں لیکن ان روایات کو دوبارہ دفن کرنا جلد ممکن نظر نہیں آ رہا ہے۔ ایک مذہبی اقلیت پر ہونے والے حالیہ حملے میں ۴۶ معصوم زندگیاں ختم ہوگئیں اور بدقسمتی سے یہ کوئی اکلوتا سانحہ نہیں ہے مختلف واقعات میں سینکڑوں افراد موت کا شکار بن چکے ہیں۔

کراچی پاکستان کے کسی دوسرے بڑے شہر سے کہیں زیادہ نسلی، مذہبی، سیاسی اور پیشہ ورانہ خونریزی میں مبتلا ہے۔ اس کا حل کیا ہے؟ عوام کو تعلیم دینے کے ساتھ ہمیں قانون کے نفاذ کے ذہنی رویہ کو تبدیل کرنے کی ضرورت بھی ہے۔ یہ ایک معاشرے میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف پہلی دفاعی لائن ہیں۔ اور امید افزا طور پر سندھ پولیس کے تربیتی کورس میں شامل سونمبروں کا انسانی حقوق کا کورس انہیں ان انتہاپسندانہ خدشات سے نمٹنے کے لیے صحیح علم اور رجحان سے لیس کرے گا۔ شہری اپنی مؤثر حمایت کے ذریعے اس انسانی حقوق کورس کو شامل کرانے پر فخر کرتی ہے۔

ہماری ٹیم پاکستان کے شہریوں اور سول سوسائٹی کی بھی مشکور ہے جنہوں نے حقِ معلومات کے قانون کے نفاذ کی اہمیت کو سمجھنا شروع کردیا ہے اور ہماری آرگنائزیشن کی جانب سے ایک مضبوط سندھ حقِ معلومات بل ۲۰۱۵ء سندھ اسمبلی سے منظور کرانے کے لیے اثر انداز ہونے میں معاونت کر رہے ہیں۔ یہ بل نہ صرف نوکر شاہی کو بہتر کارکردگی پیش کرنے کے لیے مجبور کرے گا بلکہ سیاسی حدبندیوں کے ذریعے تقسیم کردہ انتظامی یونٹوں کے درمیان شفاف اور صحت مند مقابلے کی فضا پیدا کرنے میں بھی مددگار رہوگا۔ ہم آپ کی مدبرانہ آراء اور مشوروں کے منتظر رہیں گے تاکہ ہم خود کو خوب سے خوب تر بنا سکیں۔

شہری

R-88، بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس،
کراچی 75400، پاکستان
ٹیلی فون/فیکس: 46 06 53 34-21-92+
E-mail: info@shehri.org
Url: www.shehri.org
ادارتی مشاورت : شہری۔سی بی ای ٹیم

انتظامی کمیٹی:
چیئرپرسن : سمیر حامد ڈودھی
وائس چیئرپرسن: ڈیرک ڈین
جنرل سیکریٹری : امبر علی بھائی
خزانچی : عامرہ جاوید
ارکان :نورالدین احمد، محمد علی رشید، رولینڈ ڈی سوزا

شہری اسٹاف:
کوآرڈی نیٹر : سرور خالد
اسسٹنٹ کوآرڈی نیٹر: ریحان اشرف

بانی ارکان:
نوید حسین، بیرسٹر قاضی فائز عیسیٰ
حمیرا رحمٰن، دانش آذر زوبی
بیرسٹر زین شیخ، خالد ندوی، قیصر بنگالی

قلمکاروں کی ضرورت:
شہری نیوز لیٹر طلبا، ماہرین ماحولیات/تعمیرات اور ماحولیات میں دلچسپی رکھنے والے شہریوں میں مقبول ہے۔ آپ بھی 'شہری' کے لیے لکھیے۔ اس ضمن میں معلومات کے لیے 'شہری' کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔
شہری کی رکنیت ''شہری برائے بہتر ماحول'' کے تمام ارکان کے لئے کھلی ہے۔ اس اشاعت میں شامل مضامین کو شہری کے حوالے کے ساتھ شائع کرنے کی اجازت ہے۔
ایڈیٹر / ادارتی عملہ کا خبرنامہ میں شائع ہونے والے مضامین سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

Production: Grid Art
Tel: 021-34152970
Cell: 0333-2276331
website: www.thegridart.com

Printed by:
Saudagar Enterprises

مالی تعاون: فریڈرک نومان فاؤنڈیشن
رکن IUCN دی ورلڈ کنزرویشن یونین

Every effort has been made to ensure the accuracy of the contents of this publication. The author or the organization does not accept any responsibility of any omission as it is not deliberate. Nevertheless, we will appreciate provision of accurate information to improve our work.

Member of IUCN World Conservation Union

شہری۔سی بی ای ۱۹۸۸ء میں اپنے آغاز سے ہی تجاوزات کے مسئلے پر کام کر رہی ہے اور کئی سرکاری جائیدادوں کو جرائم پیشہ عناصر کے قبضے سے چھڑانے میں کامیاب رہی ہے۔ ہماری کامیابیوں میں کلفٹن روڈ پر گلاس ٹاور تجاوزات کا انہدام، کلفٹن میں ابنِ قاسم پارک پر کوسٹالینا اپارٹمنٹس کا انہدام، کراچی ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے گیارہ اور سندھ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے پندرہ بس ڈپوؤں کی فروخت کو رکوانا، ڈونگی گراؤنڈ پارک لاہور کی کمرشلائزیشن کو روکنا اور ۱۶۲ ایکڑ کڈنی ہل پارک کی حفاظت کے ساتھ دیگر کئی شامل ہیں۔

۲۰۰۹ء میں شہری۔سی بی ای کو المحراب طبی امداد (AMTI) کی جانب سے ایک شکایت موصول ہوئی کہ بے آسرا مریضوں کے گھر کے لیے عطیہ کردہ پلاٹ پر ایک غاصب قابض عاصم خان نے غیر قانونی طور پر قبضہ کرلیا ہے اور مجرم نے سماجی بھلائی کے ادارے کو قانونی طور پر جائیداد منتقل کرنے میں رکاوٹ ڈالنے کے لیے جائیداد کے خلاف ایک جھوٹا مقدمہ دائر کردیا ہے۔ پلاٹ عطیہ کرنے والے حسن علی حاجی انتقال کرچکے ہیں اور اب لینڈ مافیا نیٹ ورک منتقلی/ٹرانسفر میں اپنی ٹانگیں اڑا رہا ہے۔شہری نے فوری طور پر قانونی وارثوں کی معاونت کے لیے خود کو منسلک کرلیا۔

AL MEHRAB TIBBI IMDAD
Current Address: B-11, Block - A, S.M.C.H.S., Karachi, Pakistan.

المحراب طبی امداد (AMTI) بے آسرا مریضوں کا مسکن ہے جو نہ صرف لاعلاج مریضوں کو طبی معاونت فراہم کرتا ہے بلکہ انہیں بنیادی اور ثانوی ضروریات بھی مہیا کرتا ہے۔اے ایم ٹی آئی جسٹس ماجدہ رضوی، لیاقت مرچنٹ، امتل رؤف خان، امبر علی بھائی، بیگم بانو رنگون والا، ڈاکٹر فریدون سیٹنا، شیری رحمٰن، بیگم رضیہ نوازش علی، قیصر نسیم جان، صبا عبید، فریسا احسن، اسپنٹا کانڈاوالا اور افتخار سومرو نے قائم کیا۔اے ایم ٹی آئی سرطان (کینسر) کے مریضوں کو مفت طبی علاج اور ان کی عزتِ نفس کی حفاظت کرنے پر فخر کرتا ہے۔

ایک افغان شہری سعید انور کا اے ایم ٹی آئی میں کینسر کا علاج کیا جارہا ہے۔انور نے اپنے خاندان کی کفالت کے لیے کام حاصل کرنے کے لیے پاکستان میں غیر قانونی سفر کیا تھا۔امیدوں کے برخلاف اس کا سفر ہسپتال میں صرف اس کی جان لیوا بیماری دریافت کرنے پر ہوا۔مختلف اسپتالوں میں آدھے مہینے کے علاج کے بعد اسے اے ایم ٹی آئی کی طرف بھیج دیا گیا جہاں اسے داخل کرلیا گیا۔جب اس کے برادر نسبتی کو اس کی حالت کے بارے میں معلوم ہوا تو اس نے بھی سعید سے ملنے کے لیے راستے بھر رشوتیں دیتے ہوئے کراچی تک غیر قانونی سفر کیا۔اے ایم ٹی آئی پہنچنے کے بعد اس نے سکون کا سانس لیا اور کہا 'یہاں اس کا بہترین علاج کیا جارہا ہے۔افغانستان میں اس جیسی کوئی جگہ نہیں ہے، وہ اب کھانا نگل سکتا ہے۔'

اے ایم ٹی آئی میں ایسی دلگداز کہانیاں معمول ہیں۔ بے آسرا مریضوں کا مسکن لاعلاج مریضوں کو معیاری نگہداشت فراہم کرتا ہے اور ۲۴ گھنٹے مفت علاج مہیا کرتا ہے۔مریضوں کی حالت کے مطابق کھانا تیار کیا جاتا ہے، بستروں کی چادریں صاف ستھری ہوتی ہیں، بنی ٹھنی سہولت اور ڈاکٹر ہر وقت دستیاب ہوتے ہیں۔اے ایم ٹی آئی کے اس قسم کے بے لوث کردار سے متاثر ہو کر حسن حاجی نے اوپر ذکر کردہ پلاٹ آرگنائزیشن کو عطیہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

سانپ اور سیڑھی۔شہری بمقابلہ غاصب قابض اور اس کے حمایتی

غاصبانہ قبضہ شکن رزمیہ داستان ــــ تاریخ وار روداد

جائیداد کی تفصیل

پتہ: ای۔۳۶، بلاک۔۷، کے ڈی اے اسکیم ۲۴، گلشنِ اقبال، کراچی

پلاٹ کا رقبہ: ۱۵۰۰ مربع گز

عطیہ دینے والا: حسن علی حاجی

عطیہ لینے والا: الحراب طبی امداد (اے ایم ٹی آئی)

غاصب قابض: عاصم خان

مددگار گروپ: شہری سی بی ای

لیسر: کے ڈی اے/ کے ایم سی

تاریخ	واقعہ
پہلا دور۔پلاٹ کی الاٹمنٹ۔الاٹی کا انتقال اور مختار نامہ کی تصدیق	
۳ستمبر ۱۹۶۵ء	حسن علی حاجی ولد قاسم حاجی نے کے ڈی اے کی قرعہ اندازی (سیریل ایچ بی/ ۱۸۸۱۵/۳ستمبر۱۹۶۵ء) کے ذریعے پلاٹ ۳۶۔ای، بلاک۔۷، گلشنِ اقبال حاصل کیا۔
۲۶دسمبر ۱۹۶۶ء	حسن علی حاجی ولد قاسم حاجی، پاکستان ویسٹرن ریلوے میں ایگزیکٹو انجینئر کو پلاٹ ۳۶۔ای (۱۵۰۰ مربع گز)، بلاک۔۷، کے ڈی اے اسکیم نمبر ۲۴، گلشنِ اقبال، کراچی الاٹ کیا گیا۔الاٹمنٹ آرڈر ۱۰۳۸/ ۴۸/ای جی، بتاریخ ۲۶دسمبر ۱۹۶۶ء
۸دسمبر ۲۰۰۸ء	حسن علی حاجی انتقال کر گئے۔
۹دسمبر ۲۰۰۸ء	اس کے بچوں کو حسن علی حاجی کے مذکورہ پلاٹ کی فائل ملی جس پر لکھا ہوا تھا 'میری خواہش ہے اس پلاٹ کو الحراب طبی امداد (اے ایم ٹی آئی) کو عطیہ کر دیا جائے'۔
۲۶دسمبر ۲۰۰۸ء	حسن علی حاجی کے تمام قانونی ورثا کی ایما پر محترمہ افروز بیگم کو جنرل پاور آف اٹارنی وصول کنندہ کی حیثیت سے نامزد کیا گیا اور سب رجسٹرار III، گلشنِ اقبال ٹاؤن کے پاس رجسٹر کرایا گیا۔
دوسرا دور ـــ جائیداد کی منتقلی کا عمل	
۶مئی ۲۰۰۹ء	معاملے کی عمل پذیری اور جائیداد کی اے ایم ٹی آئی کو منتقلی کے لیے پاور آف اٹارنی کے ساتھ تمام متعلقہ کاغذات کے ڈی اے/سی ڈی جی کے لینڈ ڈپارٹمنٹ (اب کراچی میونسپل کارپوریشن) کے پاس جمع کرائے گئے۔
۲۵مئی ۲۰۰۹ء	سی ڈی جے کے نے عاصم خان (غاصب قابض) ولد عبدالرحمٰن خان کی طرف سے IX سول سینئر جج شرقی کراچی کی عدالت میں دائر کردہ دیوانی مقدمہ نمبر ۱۲۴۲/۲۰۰۹ کی بنیاد پر جائیداد کی منتقلی سے انکار کر دیا۔
۲۷جولائی ۲۰۰۹ء	سول کورٹ نے کرمنل پروسیجر کوڈ VII ضابطہ II کے مطابق کہ مقدمہ نا قابلِ سماعت تھا، کے حکم کے تحت مقدمہ خارج کر دیا۔
۱۸اپریل ۲۰۱۱ء	اے ایم ٹی آئی نے قانونی ورثا کی درخواست پر ۱۴ لاکھ روپے کی رقم بطور غیر مصرفی فیس (N.U.F) جمع کرا دی۔یہ رقم سی ڈی جی کے نے غیر قانونی طور پر عائد کی تھی جبکہ جائیداد بدستور غاصب قابض کی تحویل میں تھی۔
۱۳/اپریل ۲۰۱۱ء	حسن علی حاجی کی جائیداد ۱۳/اپریل ۲۰۱۱ء کو تبدیلی حکمنامے نمبر سی ڈی جی کے/ کے ڈی اے ونگ/ لینڈ/ ایس سی ایچ۔۲۴/۲۰۱۱ء کے ذریعے حسن علی جان کے قانونی وارثوں کو منتقل کر دی گئی۔

۱۵ فروری ۲۰۱۲ء	ایڈیشنل ڈسٹرکٹ افسر (ڈبلیو اینڈ ایس) اسکیم ۲۴ نے غاصب قابض کو پلاٹ خالی کرنے کے لیے خط نمبر Add.DO/Sch-36(S.D)/2011/35 جاری کیا۔
۱۸ جون ۲۰۱۲ء	محترمہ افروز بیگم نے سی ڈی جی کے، کے ڈائریکٹر وصولیابی کو ایک خط میں احتجاج کیا کہ الاٹی سے N.U.F کی غیر قانونی ادائیگی کے بعد بھی غاصب قابض بدستور جائیداد پر قابض ہے انہوں نے مجرموں کی بے دخلی کا مطالبہ کیا۔
۷ نومبر ۲۰۱۲ء	حسن علی حاجی کی بہن محترمہ خیرالنساء نے سندھ ہائی کورٹ میں ایک آئینی درخواست نمبر ۳۹۲۲/۲۰۱۲ دائر کی جس میں استدعا کی گئی کہ سی ڈی جے کے کو ہدایت کی جائے کہ وہ غاصب قابض کو بے دخل کرے اور جائیداد اے ایم ٹی آئی کے حوالے کی جائے۔
۴ نومبر ۲۰۱۳ء	سندھ ہائی کورٹ نے کے ایم سی کو احکامات دیئے کہ وہ مدعی اور عاصم خان کے مختار کی جائیداد دستاویزات کی جانچ پڑتال ۹۰ دن کے اندر کرے تاکہ جائیداد کی ملکیت کا تعین کیا جاسکے۔
یکم جنوری ۲۰۱۴ء	کے ایم سی لینڈ مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ (کے ڈی اے ونگ) نے محترمہ افروز بیگم اور عاصم خان کو ان کی جائیداد دستاویزات کی تصدیق کے لیے ڈائریکٹر لینڈ مینجمنٹ کے روبرو پیش ہونے کے لیے خط نمبر KDA Wing/KMC/LM/Sch-24/2014/02 جاری کیا۔
۸ جنوری ۲۰۱۴ء	ڈائریکٹر لینڈ مینجمنٹ نے محترمہ افروز بیگم کی جانب سے فراہم کیے گئے جائیداد دستاویزات کی جانچ پڑتال کی جبکہ غاصب قابض کوئی بھی دستاویز جمع کرانے میں ناکام رہا۔
۱۵ جنوری ۲۰۱۴ء	۴ نومبر ۲۰۱۳ء کو منظور کیے گئے سندھ ہائی کورٹ کے آرڈر C.P.D.No.3922 of 2012 کے خلاف غاصب قابض نے سپریم کورٹ میں پٹیشن C.P.L.A.No.23-K/2014 دائر کی۔
۲۳ جنوری ۲۰۱۴ء	سپریم کورٹ نے غاصب قابض کی طرف سے دائر کردہ پٹیشن C.P.L.A.No.23-K/2014 خارج کردی۔
۲ ستمبر ۲۰۱۴ء	سندھ ہائی کورٹ میں کے ایم سی اور غاصب قابض کے خلاف توہینِ عدالت کی درخواست نمبر C.M.A.No.21912/2014 دائر کی گئی۔
۱۲ ستمبر ۲۰۱۴ء	ڈائریکٹر لینڈ مینجمنٹ-۱، کے ڈی اے، کے ایم سی نے ۱۲ نومبر ۲۰۱۳ء کے سندھ ہائی کورٹ کے حکم کی تعمیل میں خط نمبر KDA Wing/KMC/DLM/2014/3714/L کے ذریعے واضح حکم منظور کیا اور محترمہ افروز بیگم کو اصل مالک تسلیم کیا گیا۔
۱۸ ستمبر ۲۰۱۴ء	سندھ ہائی کورٹ نے ۱۲ ستمبر ۲۰۱۴ء کو جاری کردہ کے ایم سی کے واضح حکم کو تسلیم کرتے ہوئے ہدایت کی کہ مذکورہ حکم پر پندرہ دن کے اندر من وعن عمل درآمد کرایا جائے۔
۲۴ ستمبر ۲۰۱۴ء	غاصب قابض نے ۱۲ ستمبر ۲۰۱۴ء کو منظور کیے گئے کے ایم سی کے واضح حکم کے خلاف سندھ ہائی کورٹ میں مقدمہ نمبر ۱۷۷۴/۲۰۱۴ دائر کیا۔
تیسرا دور ـــــ طبعی قبضے کی حوالگی	
۵ نومبر ۲۰۱۴ء	سندھ ہائی کورٹ نے پلاٹ سے متعلق سپریم کورٹ اور سندھ ہائی کورٹ کی جانب سے جاری کیے گئے تمام سابقہ فیصلوں پر نظرِ ثانی کی اور کے ایم سی کو حکم جاری کیا کہ محترمہ افروز بیگم کو پلاٹ کا طبعی قبضہ حوالے کیا جائے۔
۱۰ نومبر ۲۰۱۴ء	محترمہ افروز بیگم نے ڈائریکٹر لینڈ مینجمنٹ کے ایم سی کو ایک خط بھیجا جس میں انہیں یاددہانی کرائی گئی کہ سندھ ہائی کورٹ نے پلاٹ کے طبعی قبضے کی حوالگی کے لیے کے ایم سی کو حکم دیا ہے۔

۱۶ دسمبر ۲۰۱۴ء	کے ایم سی اسٹیٹ اینڈ انفورسمنٹ ڈپارٹمنٹ (کے ڈی اے ونگ) نے غاصب قابض سے پلاٹ کے طبعی قبضے کو اصل مالکان کو دلانے میں معاونت کرنے کے لیے ایس ایچ او گلشنِ اقبال تھانہ کراچی کو خط نمبر KDA Wing/KMC/E&E/2014/33/L جاری کیا۔ سینئر ڈائریکٹر لینڈ/ اینٹی انکروچمنٹ کے ایم سی بلال منظر اور ایس ایچ او سندھ پولیس شوکت علی غیر قانونی تعمیر کو منہدم کرنے اور پلاٹ کو قانونی وارثوں کے حوالے کرانے میں ناکام رہے۔
۱۷ دسمبر ۲۰۱۴ء	قانونی وارثوں کے وکیل ایڈووکیٹ یاور فاروقی نے سندھ ہائی کورٹ کے جج سے رابطہ کیا اور انہیں اس ناکامی کی اطلاع دی۔ ہائی کورٹ کی سماعت ۱۲ بجے دوپہر طلب کی گئی جس میں ایڈیشنل آئی جی سندھ پولیس غلام قادر تھیبو نے وعدہ کیا کہ انہدام کی نگرانی اور پلاٹ کی پُرامن منتقلی کے لیے مناسب پولیس کی نفری فراہم کی جائے گی۔
۱۸ دسمبر ۲۰۱۴ء	پولیس کی زیرِ حفاظت کے ایم سی نے ۱۲ فٹ اونچی دیوار منہدم کردی اور غاصب قابض کی طرف سے مذہبی تقدس دینے کے لیے بنائی گئی جعلی قبروں کو مسمار کردیا گیا۔ یہ قبریں اس لیے بنائی گئی تھیں کہ یہ بتایا جاسکے کہ پلاٹ ایک مذہبی عبادت گاہ کی جگہ ہے۔ کے ایم سی کے عملے نے تمام جعلی قبروں کو بھی ہموار کردیا۔
۱۹ دسمبر ۲۰۱۴ء	ایگزیکٹو انجینئر اسکیم ۳۶، ورک اینڈ سروسز لینڈ ڈپارٹمنٹ کے ڈی اے وِنگ، کے ایم سی نے رسید اور قبضے کا آرڈر دیتے ہوئے پلاٹ کا طبعی قبضہ محترمہ افروز بیگم کے حوالے کیا۔
چوتھا دور ــــــ جھوٹے مقدمات پلاٹ کی فروخت میں دیوار بنے ہوئے ہیں	

شہری کی غاصب قابضین کے خلاف جنگ جاری ہے جیسا کہ ابھی بھی مذکورہ جائیداد کے خلاف دائر ایک اور جھوٹے مقدمے کی وجہ سے پلاٹ کی فروخت پر پابندی عائد ہے۔ یہ کہانی صحیح مالکان کو ان کا حق دلانے میں کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن، سندھ پولیس اور عدلیہ کو ان کی رِٹ ثابت کرنے میں ناکامی کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ خطے میں رائج قوانین زمین پر قبضہ کرنے والوں اور لینڈ مافیا کو واضح طور پر مدد فراہم کر رہے ہیں اور ان کی طرف سے مسلسل دائر کیے جانے والے جھوٹے مقدمات ان کے غیر قانونی دھندوں کے لیے سودمند ثابت ہو رہے ہیں جبکہ اصل مالکان وکیلوں کی بھاری فیسوں اور اپنی صحیح جائیدادوں کو تسلیم کرانے میں کبھی نہ ختم ہونے والی تاخیروں کے بوجھ تلے دبے جدوجہد کر رہے ہیں۔

اس وقت نہ صرف یہ کہ جھوٹے مقدمات کی روک تھام کے لیے مستحکم قانون سازی کی ضرورت ہے بلکہ موجودہ قوانین کو بھی مؤثر طور پر نافذ کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ شہری خاموش تماشائی بننے کے لیے تیار نہیں ہے ہماری ٹیم پاکستان کے اس سب سے بڑے شہر میں جرائم سے لڑنے اور قانون کی حکمرانی کو سربلند رکھنے کے لیے منصوبہ بنا رہی ہے۔ تاہم کوئی بھی انسانی ذریعہ جرائم اور لاقانونیت سے لڑنے کے لیے کافی نہیں ہے اور ہم ان غاصب قابضین کے خلاف ان تمام تعاون اور امداد کی حوصلہ افزائی کریں گے جو ہم اکٹھا کرسکتے ہیں۔ لہٰذا آگے آیئے اور پاکستان کے شہریوں کو بااختیار بنانے کے ہمارے مقصد میں ہمارے ساتھ تعاون کیجیے۔

غاصب قابض نے جائیداد (ای-۳۶، بلاک ۷، گلشنِ اقبال) پر مندرجہ ذیل سہولیات/ خدمات کامیابی سے حاصل کرلیں حالانکہ اس کا اس سے کوئی تعلق بھی نہ تھا۔

۱۔ پی ٹی سی ایل: (ٹیلی فون) کنکشن ۰۲۱ ۳۴ ۹۸۶ ۵۸۷
۲۔ گیس کنکشن: بل آئی ڈی ۲۲۲۵۶۵۸۴۸۱۰۸
۳۔ بجلی کا کنکشن: صارف میٹر نمبر ۳۰۳۶۸۷۸۵
۴۔ بینک اکاؤنٹ: دبئی اسلامک بینک ریفرنس نمبر ۰۰۰۴۰۵۹۰۰۰۴ ۲۱۴۰۵۹۰۰۰۴ اے ڈی ۹۹۷۶

نئے حقِ معلومات قانون کے لیے سیاسی مشاورت اور لابنگ

شہری رپورٹ

شہری سی بی ای ۲۰۱۱ء سے پاکستان میں 'حقِ معلومات' کو بڑھاوا دینے کے لیے جدوجہد کر رہی ہے اور اپنی اس کوشش کے دوران اس نے پاکستان میں نافذ آزادئ معلومات/حقِ معلومات قوانین میں متعدد چور دروازے دریافت کیے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- سندھ آزادئ معلومات قانون سازی انکشاف پر رازداری کی حمایت کرتی ہے۔
- سندھ آزادئ معلومات قانون کے لیے کوئی ضوابط اور قواعد موجود نہیں ہیں۔
- آزادئ معلومات کی درخواستوں کو غلط طور پر مسترد کرنے والے اہلکاروں کو کوئی جرمانے کی سزا نہیں دی جاتی۔
- معلومات فراہم کرنے کا نظام تاخیر کو تقویت دیتا ہے جس کی وجہ سے استعمال کنندگان کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔

حقِ معلومات فراہم کرنے کے میکنزم میں موجود ان مشکلات اور مسائل سے نمٹنے کے لیے شہری سی بی ای نے شفافیت اور معلومات تک رسائی (CTAI) کے لیے اتحادی شراکت داروں کا ایک نیٹ ورک تیار کیا ہے۔ اس ورک گروپ نے صوبے میں ایک مثالی حقِ معلومات قانون تیار کرنے میں قانون سازوں کی معاونت کے لیے 'سندھ حقِ معلومات (RTI) بل ۲۰۱۵ء' تشکیل دیا ہے۔ اس بل مسودہ کی سہولت کاری کے سلسلے میں ممبرانِ صوبائی اسمبلی اور سندھ اسمبلی کے متعلقہ سرکاری اہلکاروں سے ملاقاتوں کا اہتمام کیا گیا تھا۔

پہلی ملاقات پاکستان پیپلز پارٹی (PPP) کے پارلیمانی لیڈر اور سینیٹر تاج حیدر کے ساتھ کی گئی۔ انہوں نے شہری کی ٹیم کو یقین دلایا کہ وہ اپنی جماعت میں 'سندھ حقِ معلومات بل ۲۰۱۵ء' کی بھرپور حمایت کریں گے اور بل مسودہ کے معیار کو بہتر بنانے کی ضمن میں مشاورت کی یقین دہانی کرائی۔ اسی سلسلے میں پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک اور رہنما وزیر برائے پارلیمانی امور جناب سکندر مندھرو کے ساتھ بھی میٹنگ کی گئی۔ جناب مندھرو نے شہری اور CTAI کی کوششوں کو بے حد سراہا اور لیگل فریم ورک کے ذریعے مسودے کی عمل پذیری کے لیے ڈپٹی سیکریٹری (قانون سازی) محکمۂ قانون، سندھ اسمبلی جناب محمد اسلم شیخ سے ملاقات کا اہتمام کرایا۔ اسی طرح سندھ اسمبلی میں قائدِ حزبِ اختلاف شہریار مہر سے آنے والے 'سندھ حقِ معلومات بل ۲۰۱۵ء' کی حمایت حاصل

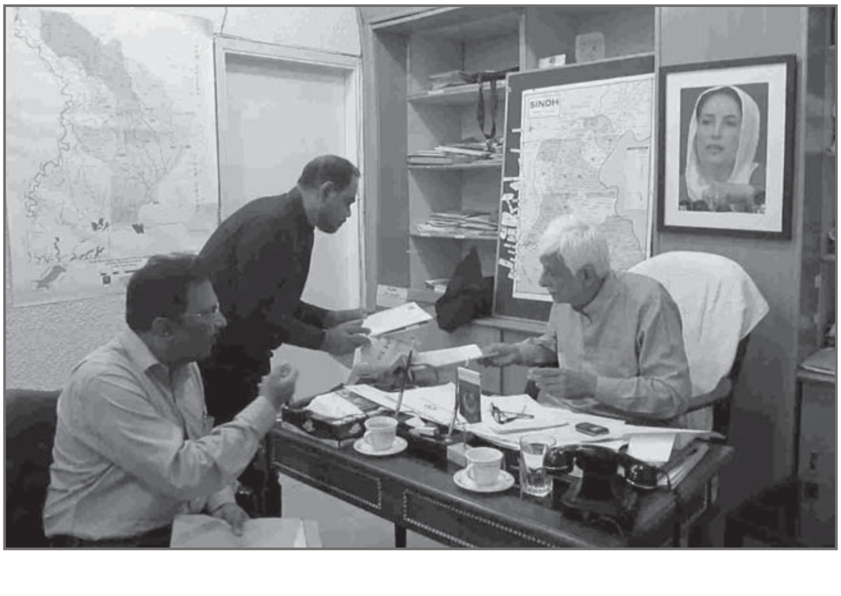

کرنے کے لیے ملاقات کا اہتمام کیا گیا۔ جناب مہر نے بل مسودہ کی اہمیت اور تشکیلی تاثیر کو تسلیم کیا اور شہری کو یقین دلایا کہ اگر حکومت اسے لانے میں ناکام رہتی ہے تو وہ اسے ایک پرائیویٹ بل کی حیثیت سے اسمبلی میں پیش کریں گے۔انہوں نے سندھ اسمبلی کے اپوزیشن کے ارکان کے ساتھ حقِ معلومات کی حساس کانفرنس کے ذریعے حمایت حاصل کرنے کے نظریے کی بھی حمایت کی تاکہ مجوزہ قانون سازی پر عملدرآمد کے لیے حکومت پر دباؤ بڑھایا جاسکے۔

سندھ میں دوسری سب سے مقبول سیاسی قوت متحدہ قومی موومنٹ (MQM) سے بھی آنے والے حقِ معلومات بل ۲۰۱۵ء کی حمایت کرنے کے لیے رابطہ کیا گیا۔ سندھ اسمبلی میں ایم کیو ایم کے پارلیمانی لیڈر سیّد سردار احمد کے ساتھ ملاقات کی گئی اور حقِ معلومات بل ۲۰۱۵ء کے لیے ایم کیو ایم کی ممکنہ حمایت پر بات چیت کی گئی۔ شہری ٹیم کی طرف سے بل مسودہ سے متعلق تجاویز بھی ریکارڈ کرائی گئیں۔ سیاسی ماہرین کی طرف سے مزید تجاویز کو بل کے مسودے میں شامل کرنے پر بحث کرنے کے لیے جلد ہی ایم کیو ایم کے ممبرانِ صوبائی اسمبلی کے ساتھ ایک اجلاس کیا جائے گا۔

حال ہی میں پاکستان تحریکِ انصاف (PTI) نے سندھ میں ووٹ بینک اور مقبولیت حاصل کی ہے، اس لیے شہری پی ٹی آئی کے کے ارکینِ صوبائی اسمبلی سے حقِ معلومات قوانین کے متاثرکن استعمال کے ضمن میں آگہی اور سریع التاثیر ملاقاتیں کرے گا۔ اس ملاقات کا مقصد سندھ حقِ معلومات بل ۲۰۱۵ء کے نئے مسودہ پر پی ٹی آئی کی حمایت کی حوصلہ افزائی کرنا ہوگا۔

شہری سندھ میں حقِ معلومات کی سپردگی کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے ارکینِ پارلیمنٹ کے ساتھ قریبی تعلق بنانے کی سمت پیش قدمی کر رہا ہے۔ حکومتِ سندھ ایک مضبوط حقِ معلومات قانون نافذ کرنے کی شدید خواہشمند ہے اور ترقی پذیر قانون سازی کی اثرانگیزی کو بڑھانے کے لیے ایک سرکاری۔ نجی شراکت تخلیق کرنے کے مرحلے میں ہے۔ یونائیٹڈ نیشنز ڈیولپمنٹ پروگرام (UNDP) نے بھی شہری کے تیار کردہ بل مسودہ کی توثیق کردی ہے اور اپنی حمایتی مہم میں معاونت کرنے کے لیے تیار ہے۔

نئے سندھ حقِ معلومات بل مسودہ ۲۰۱۵ء میں ایسی خوبیاں ہیں جو معلومات کے خواہاں افراد کی حفاظت اور سہولت فراہم کریں گی اور ساتھ ہی ساتھ اس معلومات نشر کرنے والے سربراہ کی بھی۔ یہ حکومتی پالیسیوں پر سوال اٹھانے کے لیے عوام کو بااختیار بنائے گا اور سسٹم میں شفافیت کو بڑھاوا دے گا۔

شہری۔سی بی ای کا چوبیسواں سالانہ اجلاسِ عام

شہری رپورٹ

شہری۔ سی بی ای نے ۱۴ فروری ۲۰۱۵ء کو اپنے چوبیسویں سالانہ اجلاسِ عام (AGM) کا انعقاد اپنے دفتر میں کیا۔

دانش آذر زوبی (بانی رکن شہری)، خطیب احمد، سیّدے متین، مسز برناڈیٹ ڈین، مقصود اکبر، ڈاکٹر رضا گردیزی، فاروق فضل، حنیف اے ستار، عتیق الرحمٰن خان، خورشید جاوید اور اعجاز نبی شہری کی کارکردگی بیان کرنے کے لیے موجود تھے۔

شہری انتظامی کمیٹی

۱۔ سمیر حامد ڈوڈھی (چیئر پرسن)
۲۔ ڈیرک ڈین (نائب چیئر پرسن)
۳۔ مسز امبر علی بھائی (جنرل سیکریٹری)
۴۔ مسز عامرہ جاوید (خزانچی)
۵۔ محمد علی رشید (ممبر)
۶۔ رونالڈ ڈی سوزا (ممبر)

چیئر پرسن سمیر حامد ڈوڈھی نے تعارفی کلمات کہے جبکہ شہری۔سی بی ای کی جنرل سیکریٹری مسز امبر علی بھائی نے ممبران کے سامنے سالانہ جنرل رپورٹ (یکم جولائی ۲۰۱۳ء تا ۳۰ جون ۲۰۱۴ء) جانچ پڑتال کے لیے پیش کی۔

سالانہ جنرل رپورٹ سال بھر کے مالیاتی اور معیاراتی تخمینوں بمع تصویری ثبوت اور کامیابیوں کے اشاریوں کا احاطہ کرتی ہے۔اس طرف توجہ دی گئی کہ غاصب قابضین کو سرکاری اراضی کے ناجائز استعمال سے روکنے کے لیے شہری کو زیادہ مستحکم کردار ادا کرنا چاہیے اور اپنی مہم کو زیادہ مؤثر بنانے کے لیے اس میں نوجوانوں کو شامل کرنا چاہیے۔

اجلاس کے دوران جوہری مسئلے پر سرکاری اداروں اور عوام میں احساس اجاگر کرنے کے لیے جناب رونالڈ ڈی سوزا کے کردار کو سراہا گیا۔اسی طرح ڈاکٹر رضا گردیزی کی زیرِنگرانی 'حقِ معلومات' پر بھی اچھی آراء کا اظہار کیا گیا۔جناب سرور خالد اور جناب ریحان اشرف کی ان کی 'پولیس ٹریننگ پروجیکٹ' کو نئی بلندیوں پر لے جانے کی مخلصانہ کوششوں کے لیے حوصلہ افزائی کی گئی۔شہری میں عملہ کے نئے اراکین کو خوش آمدید کہا گیا۔

تمام ممبران اس بات پر متفق تھے کہ پاکستان میں بہتر ماحول کے لیے شہری کی طرف سے اجاگر کیے گئے بااختیار اور آزاد شہریوں کے آئینی حقوق میں تعاون کرنے کے لیے زیادہ وقت اور کوششیں صرف کرنا چاہیے۔

صنفی مساوات منصوبہ بندی آئی یو سی این تربیت

شہری رپورٹ

بین الاقوامی یونین برائے تحفظِ فطرت (IUCN) کے ایشیائی ریجنل دفتر نے تھائی لینڈ کے صوبہ ٹراٹ میں ۲۰ تا ۲۴ اپریل ۲۰۱۵ء صنفی مساوات منصوبہ بندی تربیت (GIP) کا اہتمام کیا۔

تربیتی پروگرام وومن آرگنائزنگ فار چینج اِن ایگریکلچر اینڈ نیچرل ریسورس مینجمنٹ (WOCAN) اور مینگروز فار دی فیوچر (MFF) کے اشتراک سے ترتیب دیا گیا۔

پروگرام کا ہدف آئی یو سی این ممالک اور ایشیا میں پروگرام دفاتر کو پروجیکٹوں کی منصوبہ بندی اور نفاذ فریم ورک میں صنفی مخصوص جوابات کو شامل کرنے کے لیے تیار کرنا تھا۔

پاکستان، بنگلہ دیش، مالدیپ، سری لنکا، تھائی لینڈ، بھارت، بھوٹان، انڈونیشیا، ویتنام، ہنڈوراس اور دیگر ممالک کے مندوبین نے ورکشاپ میں شرکت کی۔

شہری سی بی ای کی مینیجر کمیونیکیشنز سیّدہ حمنہ مہوش القادری کو آئی یو سی این نے پاکستان کے صنفی عکسی مرکز (Gender Focal Point) کی حیثیت سے نامزد کیا۔ ان کا کردار پاکستان میں آئی یو سی این کے زیر اہتمام چلنے والے پروجیکٹوں میں صنفی مساوات کو یقینی بنانا ہوگا۔

ایم ایف ایف کے نیشنل کوآرڈی نیٹر غلام قادر شاہ اور آئی یو سی این کی گرانٹس آفیسر حانی جمال خان نے بھی ورکشاپ کے دوران پاکستان کی نمائندگی کی۔

مستقبل کے لیے مینگروز (MFF) پروگرام کے قومی مربوط ادارے کی مدد سے ٹیم آئی یو سی این کے عطیہ کنندگان کے لیے جی آئی پی تربیتی پروگرام ترتیب دینے والی ہے تاکہ پاکستان میں صنفی قومی دھارے کو یقینی بنایا جا سکے۔

اس تحریک سے صنفی امتیازات اور بڑھتے ہوئے کام کے بوجھ، خاص طور پر قدرتی آفت اور

ماس ٹرانزٹ سسٹم ــــ کراچی

رولینڈ ڈی سوزا

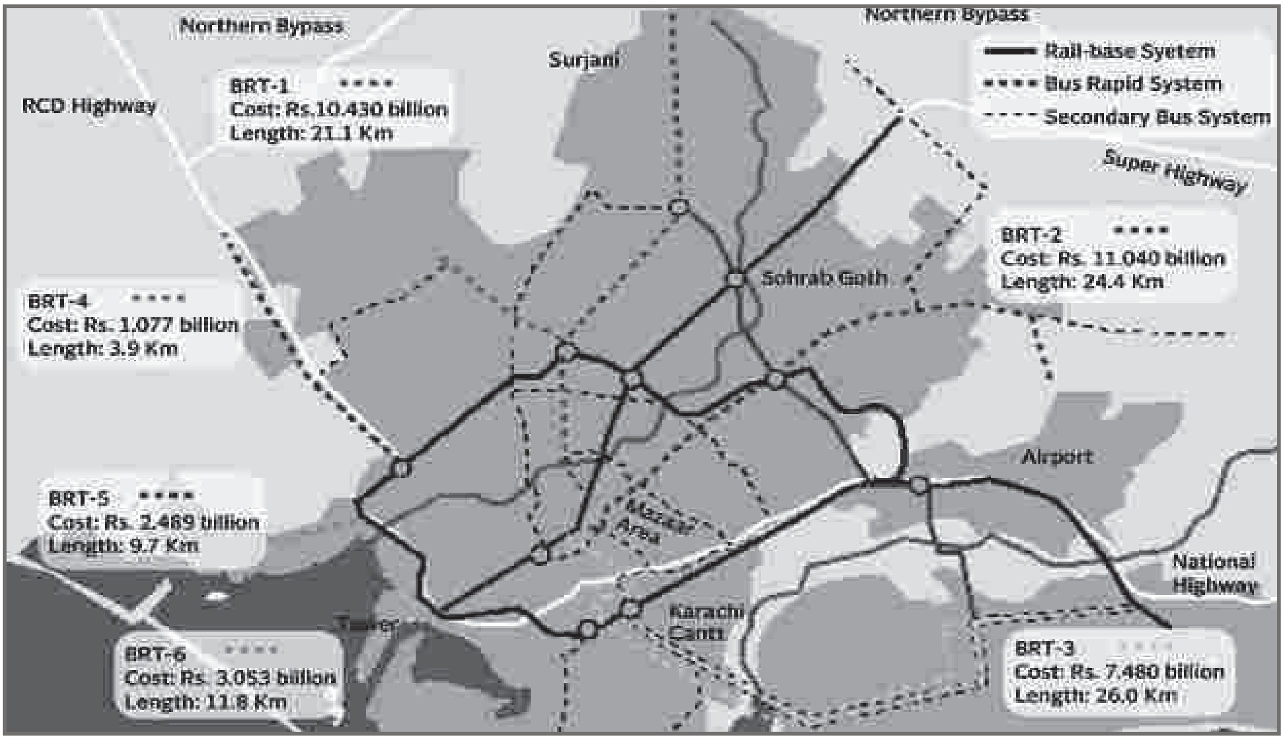

شہری سی بی ای گذشتہ کئی دہائیوں سے شہر کراچی میں عوام دوست اور ماحول دوست ٹرانسپورٹ سسٹم اپنانے کی حمایت میں مؤثر طور پر سرگرمِ عمل ہے۔

۱۹۹۷ء میں شہری سی بی ای نے حکومت کی غیر فعال کراچی ٹرانسپورٹ کارپوریشن (کے ٹی سی) کے زیرِ استعمال رہنے والے گیارہ بس ڈپوؤں کے رفاہی پلاٹوں کی غیر قانونی کمرشلائزیشن کے خلاف عوامی احتجاج اور دستخطی مہم چلائی تھی۔ سندھ ہائی کورٹ میں عوامی مفاد میں کی گئی مقدمے بازی نے ان پلاٹوں کو رفاہی مصرف کے لیے محفوظ بنا دیا۔ (شہری کی طرف سے کی گئی اسی قسم کی ایک اور مقدمہ بازی نے غیر فعال سندھ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (ایس آر ٹی سی) کے سندھ کے مختلف شہروں اور قصبوں میں قائم پندرہ بس ڈپوؤں کے پلاٹوں کو بھی محفوظ کیا یہ پلاٹ اب اور آئندہ مستقبل میں بھی ٹرانسپورٹ سے متعلق کاموں کے لیے استعمال کیے جا رہے ہیں، اور استعمال کیے جائیں گے۔

شہری سی بی ای کراچی سرکلر ریلوے کو دوبارہ سرگرمِ عمل کرنے سے متعلق متعدد اجلاسوں بشمول ماحولیاتی اثرات کی تخمینہ جاتی (EIA) عوامی سماعتوں اور متعلقہ ماہرین کی کمیٹی کی کارروائیوں میں شراکت کر چکی ہے۔

شہری حکومت کی غلط آرا کی کاوشوں، بالائی گذرگاہوں اور زیرِ زمین گذرگاہوں کی تعمیر (جنہوں نے ٹریفک مسائل کو حل نہیں کیا بلکہ در حقیقت انہیں مزید سنگین اور گمبھیر بنا دیا ہے کیونکہ یہ گذرگاہیں یک رکنی گاڑیوں کو سڑکوں پر آنے کی

ہمیشہ مخالفت کی ہے۔

شاہراہِ فیصل کے ساتھ سگنل فری کوریڈور، شاہراہِ فیصل پر بلند ایکسپریس وے اور کلفٹن میں ثقافتی ورثہ کو تباہ کرنے، پارک کی اراضی چھیننے والا بحریہ آئی کون روڈ امپرومنٹ پروجیکٹ ان غلط آراء کی کاوشوں کی چند مثالیں ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ کراچی میں قابلِ استطاعت ماس ٹرانسپورٹ سسٹم کی بہت شدید ضرورت ہے اور بس ریپڈ ٹرانسپورٹ (BRT) سسٹم ایک بہترین (کچھ لوگوں کے خیال میں 'صرف یہی') حل ہے۔

۲۰۰۸۔۲۰۰۷ء میں ایشیائی ترقیاتی بینک کی طرف سے اپنے میگا شہروں کے پروجیکٹ کے لیے منصوبہ بندی سیشنوں اور شہریوں کی آراء کی مطالعاتی پروگرام میں شہری سی بی ای بے حد سرگرمِ عمل رہا ہے، بدقسمتی سے شہری حکومت (ایم کیو ایم) اور صوبائی حکومت (پی پی پی) کی سیاسی چپقلش کی وجہ سے اس پروجیکٹ کو ترک کرنا پڑا۔ جسے اردشیر کاوس جی نے اپنے کالم 'کون بڑا ٹکڑا چھینتا ہے؟' (روزنامہ 'ڈان') میں رپورٹ کیا تھا۔

جاپان انٹرنیشنل کوآپریشن ایجنسی (JICA) کی اس شہر کے ٹریفک مصائب ومشکلات پر تحقیق میں شہری سی بی ای مسلسل شراکت دار رہی ہے، جس میں چار یا پانچ قابلِ عمل بی آر ٹی لائنز کا تجزیہ کیا گیا۔ عوامی سماعتوں کا اہتمام کیا گیا اور جاپانی ماہرین کی طرف سے ٹھوس حل تجویز کیے گئے۔

گذشتہ سال بھر کے دوران ایم کیو ایم/ پی پی پی کے درمیان جاری اختلاف کے ایک حصے کے دکھاوے کے طور پر کراچی کی ٹرانسپورٹ منصوبہ بندی (بمعہ اس کے بلڈنگ کنٹرول، ماسٹر پلاننگ، صفائی ستھرائی کے انتظام اور دیگر مقامی حکومتوں کے اختیارات) صوبائی حکومت نے سندھ ماس ٹرانزٹ اتھارٹی کی تخلیق کے ذریعے ہتھیا لیے ہیں۔ چار علیحدہ پارٹیاں چار مختلف مینوفیکچروں کے تیار کردہ آلات کے ساتھ چار بی آر ٹی لائن بنانا تجویز کیا گیا ہے جس کے نتیجے میں ایک مکمل طور پر غیر مربوط بی آر ٹی سسٹم ابھر کر سامنے آئے گا......جس کے نتیجے میں کراچی کے باشندوں کو نقصان اور افراتفری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ خریدار اور فراہم کار فائدے میں رہیں گے۔

کراچی کو بہترین سسٹم کی شناخت کی ضرورت ہے لہٰذا ایک لائن کی تنصیب کیجیے اور اس کی غلطیوں اور آپریٹنگ تجربے سے سیکھیے اور اس کے بعد دیگر لائنوں کی تنصیب کیجیے۔

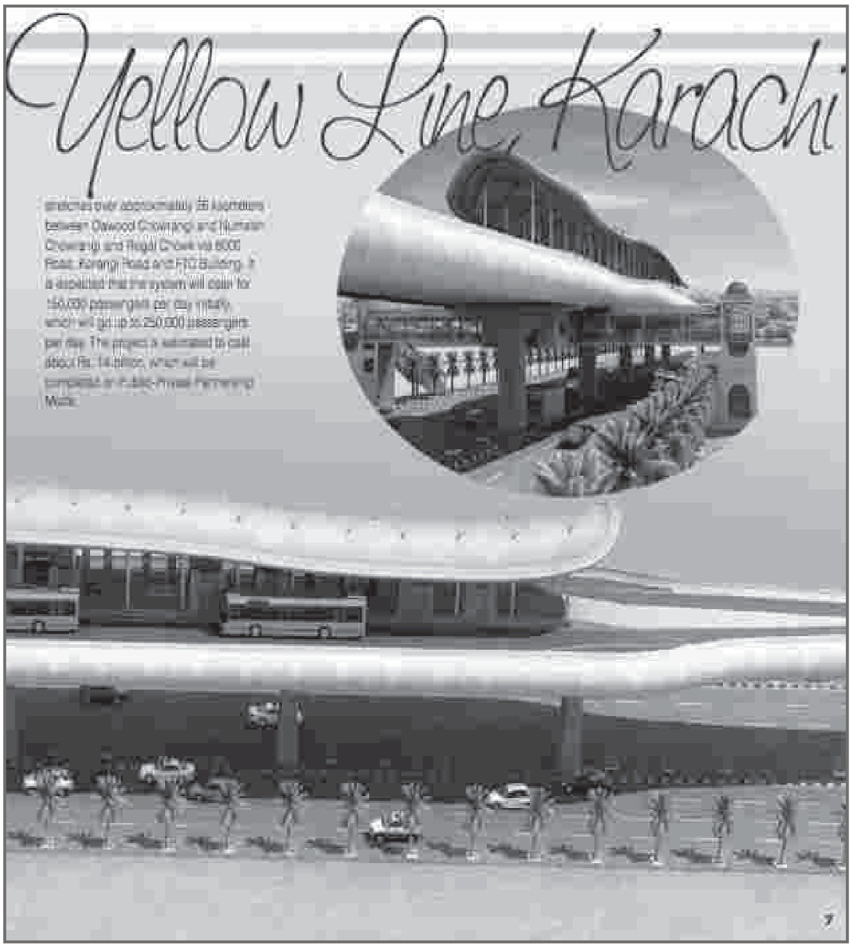

An ambitious ad depicting the proposed BRT yellow line

کراچی کا پہلی بی آر ٹی پلان

چینی یلو لائن کے لیے سرمایہ لگا رہے ہیں۔ ایشیائی ترقیاتی بینک ریڈ لائن کے لیے، رئیل اسٹیٹ کے دیوزاد بلیو لائن کے لیے، اور اسلام آباد گرین لائن کے لیے سرمایہ لگائیں گے۔ کیا ان کی ایک ہی پالیسی ہوگی؟ ابھی ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے؟

بے ہنگم شہری پھیلاؤ کراچی کے تاریخی مقامات کے لیے خطرہ

جامعہ کراچی کے شعبہ بین الاقوامی تعلقات نے ۴مارچ ۲۰۱۵ء کو جامعہ کراچی کی آرٹس لابی کے آڈیٹوریم میں 'بے ہنگم شہری پھیلاؤ اور کراچی کے تاریخی مقامات پر اس کے مضمرات' کے موضوع پر ایک سیمینار کا اہتمام کیا۔

شہری سی بی ای کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبر رولینڈ ڈی سوزا کو دیگر ماہرینِ تدریس، شہری منصوبہ سازوں، سِوک ایکٹیوسٹ اور تاریخ دانوں کے ہمراہ موضوع پر خطاب کرنے کے لیے مہمان خطیب کی حیثیت سے مدعو کیا گیا تھا۔

تجربہ کار سِوک ایکٹیوسٹ نے چھ قوانین کی اعلانیہ خلاف ورزیوں کو اجاگر کیا ان قوانین کا مقصد تاریخی اور ثقافتی علاقے کو ناجائز تجاوزات اور نقصان سے محفوظ کرتا ہے۔ انہوں نے بحریہ آئی کون کی مثال دی جو کراچی میں جہانگیر کوٹھاری پریڈ (ایک قومی ورثہ کی جگہ) کے لیے شدید خطرہ ہے لیکن ابھی تک حکومت اور نوکر شاہی نے اس طرف سے اپنی آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔

'ان قوانین کے تحت ۶۰۰ قومی ورثہ عمارتوں کو تحفظ فراہم کیا جاتا ہے، لیکن یہ تحفظ صرف فائلوں تک محدود ہے۔' رولینڈ ڈی سوزا نے شکایتاً کہا، 'حکومت نے ان عمارتوں میں سے کچھ کو قومی ورثہ کی فہرست سے باہر نکال دیا ہے تاکہ مفاد پرست بلڈرز جو ان پر نئی تعمیرات کرنے کے لیے نگاہیں گاڑ کر بیٹھے ہیں، کو ناجائز فائدہ پہنچایا جا سکے۔'

جناب ڈی سوزا نے وفاقی ماحولیاتی اثرات کے تخمینہ جاتی اہلکار کا جملہ حاضرین کو سنایا کہ 'ای آئی اے کا کام ہے حرام کو حلال بنانا۔' اس سے ہمارے ملک میں ماحولیاتی حفاظت کے نگران حکومتی اہلکاروں کی ذہنیت واضح ہوتی ہے۔

جامعہ کراچی کے شعبہ سندھی سے ایک اور مقرر ڈاکٹر رحمٰن پالاری نے شدید افسوس اور دکھ کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ 'دیہہ جام چاکرو، ملیر میں روزانہ تقریباً تین ہزار ٹن کچرا پھینکا اور جلایا جا رہا ہے۔ اس جگہ کو شاہ عبداللطیف بھٹائی سسی کے پاؤں کہتے ہیں اور یہ جگہ بھٹائی کے تکیہ کے نام سے جانی جاتی ہے اب اس جگہ کو بحریہ ٹاؤن کی عظیم مسجد کے نام پر ہڑپ کر لیا گیا ہے۔'

جامعہ کراچی کے شعبہ بین الاقوامی تعلقات کے پروفیسر مطاہر احمد نے بتایا کہ گذشتہ کچھ دہائیوں میں کراچی میں ناقص شہری منصوبہ اور غیر ہموار ترقی دیکھنے میں آئی ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت بلڈروں کی طاقت کو محدود کرے جو اس میگا سٹی کی تقدیر کے مالک بن بیٹھے ہیں۔

جناب عارف حسن کی جانب سے ایک حل تجویز کیا گیا۔ ان کے خیال میں ۵۰۰ مربع گز اراضی کی ملکیت پر بھاری غیر مصرفی فیس عائد کر دی جائے ان کے خیال میں اس سے زمینی انتظام کا جاری بحران کم ہوگا۔

سیمینار کا اختتام نوجوانوں سے اس مخلصانہ اپیل سے ہوا کہ 'کراچی اور اس کے تاریخی اور ثقافتی علاقوں کی حفاظت کے لیے ناجائز قابضین اور لینڈ مافیا کے خلاف جہاد کیا جائے۔' سیمینار میں تقریباً پانچ سو افراد شریک تھے۔

ستائیسویں 'انسانی حقوق اور قانون کا نفاذ: جرائم کی تفتیش' ورکشاپ کی روداد

پولیس ٹریننگ کالج، سعید آباد، کراچی (۲۲ تا ۲۶ دسمبر ۲۰۱۴ء)

شہری سی بی ای نے جمہوریت کے لیے قومی جبلی صلاحیتیں اور سندھ پولیس کے تعاون سے پولیس ٹریننگ کالج سعید آباد، کراچی میں ۲۷ ویں پولیس ٹریننگ ورکشاپ کا انعقاد کیا۔ اے ایس آئی سے انسپکٹر پولیس تک کے عہدوں کے ۲۳ شراکت داروں کو سندھ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے نمٹنے کے لیے تربیت دی گئی۔ تربیت شہریوں کے بنیادی آئینی حقوق کا بھی مظہر تھی کہ پولیس کی طرف سے ملزموں اور گواہوں سے اخلاقی تفتیش کو یقینی بنایا جائے۔

شہری سی بی ای کے ایگزیکٹو ممبر جناب خطیب احمد نے تربیت کا تعارف پیش کیا جبکہ چیف آپریٹنگ آفیسر ایم سی ٹی ایس محترمہ فوزیہ طارق نے اسلامی حکمِ امتناعی، آئینی طریقۂ کار، اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے اعلامیہ اور پولیس کے ضابطۂ اخلاق پر خطاب کیا۔

سابق ایڈیشنل آئی جی سندھ جناب ظفر احمد (پی ایس پی)، سابق آئی جی سندھ جناب غلام شبیر (پی ایس پی)، سابق آئی جی سندھ نیاز احمد (پی ایس پی) اور سابق وفاقی وزیر برائے قانون، انصاف اور انسانی حقوق بیرسٹر شاہدہ جمیل نے بالترتیب بچوں کے عدالتی نظام، دہشت گردی اور پُرتشدد جرائم، پولیس تفتیش اور پولیس کی ذمہ داریوں پر خطاب کیا۔

وہ دن جب قوم اشکبار ہوئی......
اے پی ایس پشاور سانحہ

۱۷دسمبر ۲۰۱۴ءکو پشاور کی کسی ماں کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ وہ اپنے بچوں کو کپڑے پہنا کر اور تیار کر کے موت کے منہ میں بھیج رہی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے آرمی پبلک اسکول کے ۱۳۲ طلبا کی مائیں اس دہشت ناک دن کی صبح کو ایسا ہی کر رہی تھیں۔

خیبر پختونخوا اور وفاق کے زیرِ انتظام قبائلی علاقوں میں جاری آپریشن 'ضربِ عضب' کا انتقام لینے کے لیے دہشت گردوں نے آرمی پبلک اسکول (اے پی ایس) پشاور کو اپنی دہشت اور بربریت کا نشانہ بنایا تھا۔ انہوں نے سو سے زائد طلبا اور نو عملے کے ارکان کو قتل کر کے پاکستانی افواج کے عزم کو دھچکا پہنچانے کی کوشش کی تھی۔

پوری قوم سکتے کی کیفیت میں مبتلا ہوگئی اور ۱۴۱ خاندانوں کی دنیا تاریک ہوگئی۔ اس سانحے کے جواب میں پاکستان کی مسلح افواج نے اس قتلِ عام کی سزا دینے کے لیے دہشت گردوں کے خلاف زیادہ سخت حملے کرنے کا اعلان کیا۔ اس دن ہمالیہ

سے لے کر بحیرہ عرب تک پورا ملک دہشت گردی کے خلاف متحد ہوگیا۔

سندھ پولیس بھی اس مقصد سے وفاداری کا اعلان کرنے میں پیچھے نہیں تھی۔ شہری سی پی ای اس وقت پولیس ٹریننگ کالج سعید آباد میں 'انسانی حقوق اور قانون کا نفاذ' تربیتی پروگرام کا انعقاد کر رہی تھی جب یہ تباہی کا طوفان ملک سے ٹکرایا۔ پولیس اہلکاروں نے فوری طور پر اپنے ذمہ دارانہ ردِعمل کا اظہار کیا اور شہریوں کے تحفظ کے لیے اپنے عزم کو مستحکم کیا۔ اس موقع پر کالج میں فاتحہ خوانی کا انعقاد کیا گیا اور دہشت گردی کی اس کارروائی میں شہید ہونے والوں کی یاد میں موم بتیاں روشن کی گئیں۔ شہدا کے اعزاز میں پھول چڑھائے گئے اور سلامی دی گئی۔ شہری کے اہلکار اور سندھ پولیس اس دن شدید دکھ اور کرب میں مبتلا تھے اس لیے مزید سرگرمیاں معطل کر دی گئیں۔

شہری سی پی ای کے رکن خطیب احمد نے دعا کی کہ 'ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری سرزمین میں ایسا دن دوبارہ کبھی نہ آئے اور ہمارے بچے امن و سکون اور حفاظت میں رہیں۔'

شفافیت اور معلومات تک رسائی کے لیے اتحاد کے زیرِ اہتمام چوتھی مشاورتی ورکشاپ

موون پک ہوٹل۔کراچی (۵ مارچ ۲۰۱۵ء)

شہری۔شہری برائے بہتر ماحول نے 'شفافیت اور معلومات تک رسائی کے لیے اتحاد (سی ٹی اے آئی)' کے اشتراک سے 'سندھ حقِ معلومات بل ۲۰۱۵ء کے مسودہ' پر مشاورت کا اہتمام کیا۔

شہری۔سی بی ای کی جنرل سیکریٹری مسز امبر علی بھائی نے تعارفی خطبہ دیا اور مشاورت کے مرکزی خیال کی وضاحت پیش کی۔

تعارفی خطاب کے بعد ڈاکٹر رضا گردیزی کو مثالی حقِ معلومات قانون سازی کے نمایاں پہلوؤں کو پیش کرنے کے لیے مدعو کیا گیا۔ ڈاکٹر رضا گردیزی نے موجودہ 'سندھ آزادیٔ معلومات ایکٹ۔۲۰۰۶ء' اور بین الاقوامی معیار کے مطابق تجویز کردہ بہتریوں میں کمی کی وضاحت کی۔

اس کے بعد ڈاکٹر گردیزی نے 'سندھ آزادیٔ معلومات بل ۲۰۱۵ء' کا مسودہ مشاورت کے لیے پیش کیا۔ مسودہ پر بہت سی تجاویز پیش کی گئیں جن میں سے کچھ کو کثرتِ رائے شماری کی بنیاد پر مسودہ میں شامل کرلیا گیا۔ اس بات کا اعلان کیا گیا کہ بل مسودہ کی حتمی نقل کی تیاری کے لیے آنے والے ہفتہ تک ممبران مسودہ کی نقل کا مطالعہ کرسکتے ہیں اور اس میں بہتری کے لیے تجاویز دے سکتے ہیں۔

دفترِ محتسب کے ریجنل ڈائریکٹر احمد جمال اعجاز نے بھی اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے شہری سے درخواست کی کہ وہ حکومتی اداروں میں پبلک انفارمیشن افسروں کی کارکردگی پر جانچ اور توازن قائم کرنے کے لیے تمام حکومتی محکموں میں آزادیٔ معلومات کی درخواستوں کو بھیجنے کے اپنے عزم میں اضافہ کرے۔

'سندھ حقِ معلومات بل ۲۰۱۵ء' کے مسودے میں بہتری تجویز کرنے اور مشاورتی مباحثہ کے لیے سی ٹی اے آئی، فریڈرک نومان فاؤنڈیشن، ریجنل محتسب دفتر، ٹیلی ویژن، اخبارات، سیاسی جماعتوں اور متعلقہ شہریوں کے تقریباً ۴۷ مندوبین مشاورتی ورک شاپ میں شریک تھے۔

آزادئ معلومات ورک شاپ

ایچ اے این ایس ٹریننگ ہال۔ ٹھٹھہ (۳۱ دسمبر ۲۰۱۴ء)

شہری سی بی ای نے سندھ ایگریکلچرل اینڈ فارسٹری ورکرز کوآرڈی نیٹنگ آرگنائزیشن (SAFWCO) کے اشتراک اور اوپن سوسائٹی فاؤنڈیشن کے تعاون سے سندھ میں آزادئ معلومات/حقِ معلومات قوانین کے موضوع پر ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا۔

وائس آف یوتھ ٹھٹھہ، ایکٹیوسٹیزن فورم سندھ، ایم پی سی او ٹھٹھہ، ای ایل آئی ٹھٹھہ، ٹھٹھہ یوتھ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن، ایچ اے این ڈی ایس اور ایم سی ایچ آئی پی ٹھٹھہ کے ۲۰ شرکاء نے ورکشاپ میں شرکت کی۔

شہری آزادئ معلومات پروجیکٹ کے سربراہ ڈاکٹر رضا گردیزی نے سندھ میں آزادئ معلومات/حقِ معلومات قوانین پر تربیت کا انتظام کیا۔ انہوں نے آزادئ معلومات کی درخواست درج کرانے کے مراحل کی تفصیلات بیان کیں۔

انہوں نے شرکاء کو موجودہ آزادئ معلومات قانون کی ناکامی کے نتیجے میں سی ٹی اے آئی کے تعاون سے مرتب کیے گئے 'سندھ حقِ معلومات بل ۲۰۱۵ء' کے مسودہ کے بارے میں بھی آگاہ کیا۔

شرکاء نے شہری سی بی ای کی موجودہ قوانین سے متعلق نہ صرف دلنشین انداز میں آگہی پیدا کرنے بلکہ ایک قدم آگے بڑھ کر نظامِ حکومت کو حقِ معلومات قانون کے نئے مسودے کو سندھ اسمبلی کے ذریعے منظور کرانے کے لیے اثر انداز ہونے کی کوششوں کو سراہا۔

آئین کے آرٹیکل ۱۹-اے کے تحت اپنے حقوق سے آگاہ ہونے کے بعد اب تربیت پانے والوں نے حکومتی اہلکاروں کے نام حقِ معلومات درخواستوں کے ذریعے ضروری معلومات حاصل کر کے شفاف حکمرانی کے مقصد کی خدمت کرنے میں اپنی دلچسپی کا اظہار کیا۔

ڈاکٹر رضا گردیزی نے پاکستان میں حقِ معلومات قوانین سے متعلق تمام سوالات پر مشتمل ٹول کٹ ورکشاپ کے حاضرین میں تقسیم کی۔ انہوں نے موضوع پر رہنمائی حاصل کرنے کے لیے شہری کی ویب سائٹ استعمال کرنے کی بھی حوصلہ افزائی کی۔

حقِ معلومات پاکستان میں 'حق' نہیں ہے

حمنا مہوش

آئینِ پاکستان کی شق ۱۹۔اے بیان کرتی ہے 'ہر شہری کو عوامی اہمیت کے تمام معاملات کی معلومات تک ضابطے اور قانون کی نافذ کردہ معقول حدبندیوں کے اندر رہتے ہوئے رسائی کا حق حاصل ہوگا۔'

پاکستان کے لوگوں کو اس بنیادی حق کو عطا کیے جانے کے ساتھ ملک بالآخر شفافیت کے دور میں داخل ہوگیا۔لیکن کمزور قانون اس طریقۂ کار کو تھکا دینے والا اور رکاوٹ ڈالنے والا بنا رہا ہے۔ پابندیوں کی غیرواضح لسانیات اور وسیع عمومی معنی اخذ کیے جانے کے نتیجے میں نظام میں ایک ایسا چور دروازہ چھوڑ دیا گیا ہے جسے اب سرکاری اہلکاروں نے اپنا لیا ہے اور وہ اس کا مجرمانہ استعمال کرتے ہوئے بے قاعدگیوں کو چھپاتے ہیں۔ حتیٰ کہ سندھ آزادئ معلومات ایکٹ۔۲۰۰۶ء بھی مستثنیات کی اس قدر واضح تشریح نہیں کرتا ہے کہ اس کے غلط استعمال کو روکا جاسکے۔ تاحال اس ضمن میں کوئی بھی قواعدوضوابط تخلیق نہیں کیے گئے ہیں۔

ابھی حال ہی میں ایک شہری نے پاکستان اسٹیل مل کو 'حقِ معلومات' (RTI) کی ایک درخواست بھیجی۔ اسٹیٹ کارپوریشن نے اسی 'مستثنیات کی شق' کا استعمال کرتے ہوئے معلومات کے سب سے زیادہ متعلقہ اور اثرانگیز حصوں میں سے ایک تک رسائی سے انکار کردیا۔ پاکستان اسٹیل مل نے دعویٰ کیا کہ ہیٹ ٹریٹمنٹ شاپ کے ملازم عملے کی تعلیمی قابلیت اور ان کے عہدوں سے متعلق معلومات پاکستان اسٹیل مل کے ملازمین کی نجی زندگی میں مداخلت ہوگی اس لیے حقِ معلومات قانون کے تحت اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

کارپوریشن کے اس عذر کا کوئی معقول جواز نہیں ہوسکتا کیونکہ عوام، جو ٹیکس دہندگان ہیں، کو یہ جاننے کا حق حاصل ہے کہ ملازمین کی تقرری میرٹ پر ہوئی ہے یا نہیں۔ اسی طرح انہیں یہ جاننے کا حق بھی حاصل ہے کہ آیا ٹیکنیکل اور خطرناک سہولت سمجھ دار اور پیشہ ور افراد کے زیرِانتظام ہے تاکہ وہ کارپوریشن میں ملازمین کی حفاظت تک رسائی حاصل کرسکیں۔ پاکستان اسٹیل مل نے یہ بےضرر درخواست غلط طور پر مسترد کردی۔

حال ہی میں عدالتِ عظمیٰ (سپریم کورٹ) نے میموگیٹ مقدمے میں آرٹیکل ۱۹۔اے کے نفاذ پر تفصیلی بیان دیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے '......آئین کی شق ۱۹۔اے اور آزادئ معلومات آرڈی نینس ۲۰۰۲ء کی شق ایس۔۳(۱) کے مطالعے سے یہ صاف ہو جاتا ہے کہ آئینی حق ریاستی حق سے زیادہ وسیع اور زیادہ پُرزور ہے جو

اپنی شرائط کے مطابق صرف دفتری ریکارڈ کے انکشاف تک محدود تھا.....'

اعلیٰ عدالت نے مزید وضاحت کی' تمام ریاستی اہلکاروں کو واضح طور پر یہ سمجھ لینا چاہیے کہ انہیں پاکستان کے عوام کی خدمت کے لیے ملازم رکھا گیا ہے اور انہی کے ذریعے انہیں ادائیگیاں کی جاتی ہیں۔ لہٰذا ان ریاستی اہلکاروں کی وفاداری عوام کے ذریعے قائم کیے گئے آئینی حکم کے ساتھ ہونی چاہیے۔'

ان عدالتی احکامات کی روشنی میں پاکستان اسٹیل کی طرف سے کیا گیا انکار غیر آئینی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری کارپوریشن کی وفاداری عوام کی بجائے اس کی انتظامیہ کی طرف منتقل ہوگئی ہے۔ عوام کو ان کے پیسے کی سرمایہ کاری اور مینجمنٹ، جس کے لیے وہ ادائیگیاں کر رہے ہیں، سے متعلق جاننے کے حق سے انکار کردیا جاتا ہے۔ جمہوری طرزِ حکمرانی، جہاں طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں، کے تحت حاصل شدہ عوام کے بنیادی حق سے کوئی ریاستی ادارہ کیسے انکار کرسکتا ہے؟

تمام قانونی ذرائع سے مایوس ہونے اور پاکستان اسٹیل مل اور دفترِ محتسب سے حقِ معلومات (RTI) کی درخواست مسترد ہونے کے بعد معزز شہری نے معاملے کو صدرِ پاکستان جناب ممنون حسین کے سامنے لانے کا فیصلہ کیا۔ اس نے ۷ فروری ۲۰۱۵ء کو صدرِ مملکت کو بھیجے گئے خط میں درخواست کی کہ اس کے 'حق معلومات' کو ایک حق سمجھا جائے۔

شہری-سی بی ای، جو 'پاکستان میں حقِ معلومات' پر کام کررہی ہے، نے حال ہی میں 'اتحاد برائے شفافیت اور معلومات تک رسائی (CTAI)' کے ساتھ سندھ کے لیے نئے حقِ معلومات بل پر ایک مشاورتی مکالمہ کا انعقاد کیا۔ نئے بل کی نمایاں خصوصیات معلومات تک رسائی میں تھوڑی رکاوٹ اور زیادہ آزادی کی اجازت دیتی ہیں۔ اس بل کی تقریباً بیس سے زیادہ شہری سماجی تنظیمیں تصحیح کرچکی ہیں اور آرگنائزیشن صوبائی وزیر برائے پارلیمانی امور سندھ اسمبلی ڈاکٹر سکندر مندھرو، سندھ اسمبلی میں قائدِ حزبِ اختلاف جناب شہریار مہر، سندھ اسمبلی میں ایم کیو ایم کے پارلیمانی لیڈر سیّد سردار احمد اور پاکستان پیپلز پارٹی کے سینیٹر اور پارلیمانی لیڈر تاج حیدر کے ساتھ سندھ اسمبلی کے ذریعے بل کو اپنانے میں سہولت فراہم کرنے کے ضمن میں مکالمہ کا انعقاد کرچکی ہے۔

شہری سی بی ای کے رکن ڈاکٹر رضا گردیزی نے جنہوں نے اس بل کی تشکیل کی ہے، کہا 'سندھ آزادئ معلومات کی کامیابی کی شرح شرمناک حد تک ۲۵ فیصد سے بھی کم ہے پنجاب اور خیبر پختونخوا میں ان کے قابلِ ستائش حقِ معلومات ایکٹ کے تحت پنجاب میں کامیابی کی شرح ۴۵ فیصد اور خیبر پختونخوا میں کامیابی کی شرح ۵۸ فیصد کے مقابلے میں سندھ کی شرح مایوس کن ہے۔ اس لیے شہری سی بی ای نے اس نئے حقِ معلومات بل کو تیار کیا ہے تاکہ دوسرے صوبوں کی کارکردگی کے ساتھ برابر ہوا جاسکے اور سندھ کو بین الاقوامی معیار کے مطابق لایا جاسکے۔

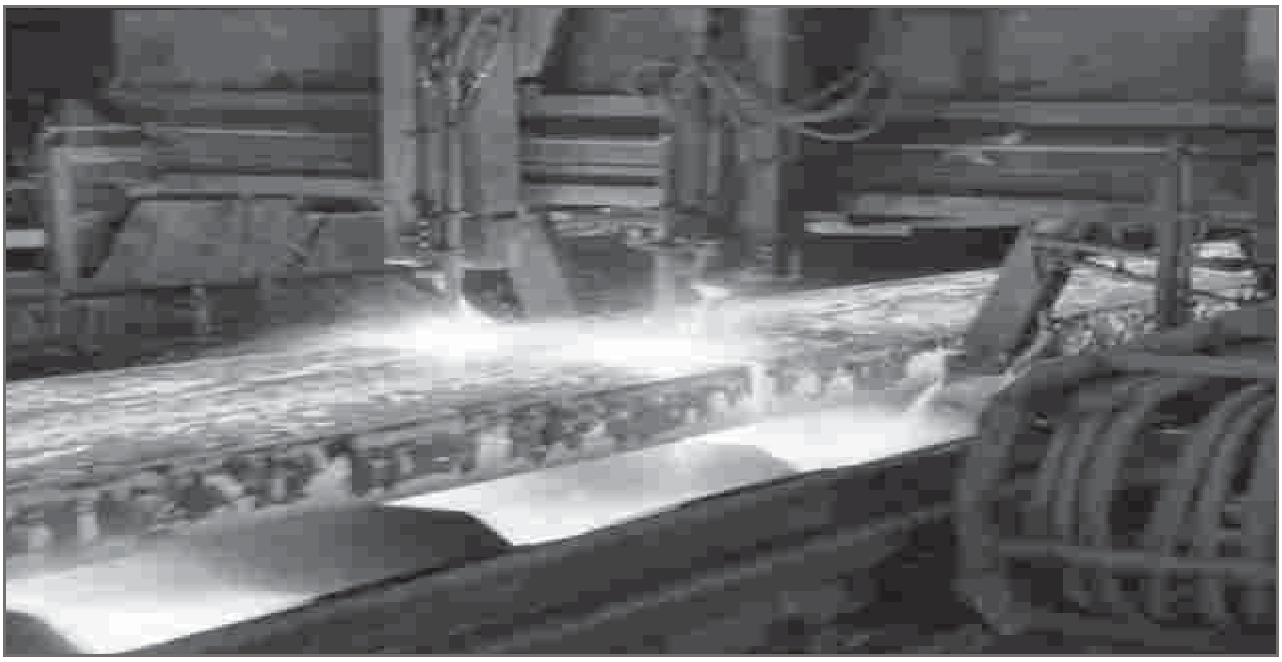

بلوچستان پولیس ٹریننگ ورکشاپ (طریقِ کار۔ I اور II)

لورڈیس ہوٹل، کوئٹہ، بتاریخ ۱۰ تا ۱۳ دسمبر ۲۰۱۴ء

شہری سی بی ای نے طریق کار۔ا 'پاکستان میں نافذالعمل انسانی حقوق اور متعلقہ پالیسیوں، ضوابط اور قوانین' اور طریق کار۔۲ 'مذہبی جہت اور انسانی حقوق کا ادراک' کے موضوع پر ۱۰ تا ۱۳ دسمبر ۲۰۱۴ء لورڈیس ہوٹل کوئٹہ میں پولیس ٹریننگ ورکشاپ کا انعقاد کیا۔

پروجیکٹ کی مالی اور فنی معاونت 'نیشنل انڈومنٹ فار ڈیموکریسی، یو ایس اے' نے کی۔

کوئٹہ، موسیٰ خیل، ژوب، لورالائی، جعفرآباد، جھل مگسی، نصیرآباد، خضدار، واشک، سوئی، سبّی، گوادر، پنجگور اور ڈی آئی جی اسپیشل برانچ بلوچستان کے بیس پولیس اہلکاروں نے اس مہارت کو بڑھانے اور حساس ورکشاپ میں شرکت کی۔

شہری لیڈر ٹریز گل مینا بلال، شہری رکن ڈاکٹر عبدالمتین اور جناب آصف جان نے 'آئینِ پاکستان کی روشنی میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں'، 'انسانی حقوق اور اسلام' اور 'انسانی حقوق اور عیسائیت' کے موضوعات پر بالترتیب تربیتی لیکچر دیئے۔ جبکہ جناب خالد سرور نے ورکشاپ کی میزبانی کے فرائض انجام دیئے۔

وجودی خطرے سے دوچار......دیہی کراچی

شہری-سی بی ای نے فریڈرک نومان فاؤنڈیشن کے تعاون سے 'دیہی کراچی کو وجودی خطرے کا سامنا' پر ایک تفصیلی مطالعے کا اہتمام کیا۔

جناب فرحان انور کے زیرِ انتظام کیے گئے مطالعے میں دیہی کراچی کی مختلف جہتوں اور اس کی تیزی سے اور بغیر کسی منصوبہ بندی کے پھیلتے ہوئے شہری تشخص کی وجہ سے درپیش مشکلات کا تجزیہ کیا گیا۔

تقسیمِ ہند سے اب تک اس بڑے شہر کی آبادی میں ۲۲۷۰ فیصد اضافہ ہو چکا ہے (۲۰۱۴ء میں تقریباً ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ) اور پاکستان کے مالیاتی دارالحکومت میں پڑوسی صوبوں اور ممالک سے پناہ اور ذریعۂ معاش حاصل کرنے کی غرض سے آنے والے مہاجرین کی وجہ سے اس کی آبادی میں بے پناہ اضافہ جاری ہے۔

جبکہ شہر ایک مضبوط شہری مرکز کی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے قدیم پیشے آہستہ آہستہ معدوم ہوتے جا رہے ہیں۔ سیلابی مٹی جو کبھی زرخیز زراعت کا ذریعہ تھی اب تعمیراتی مقاصد کے لیے استعمال کی جا رہی ہے۔ حتیٰ کہ سندھ اسمبلی کی جانب سے منظور کردہ ایک ایکٹ کے ذریعے مٹی نکالنے پر عائد کی گئی حکومتی پابندی کے باوجود ابھی تک 'اس ایکٹ کے تحت شہر کی فلاح یا نیک نیتی میں کسی بھی فرد کے خلاف کوئی مقدمہ یا قانونی کارروائی نہیں کی گئی ہے۔' ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کراچی میں بہت زیادہ خلوصِ نیت بہت زیادہ سیلابی مٹی لے جا چکا ہے۔

زمین کی اس کٹائی کے نتیجے میں زیرِ زمین پانی کی سطح ۳۰۰ فٹ کی شرمناک حد تک گر چکی ہے (روزنامہ 'جنگ' ۱۹۹۴ء)۔ اگر زمین کی کٹائی کی یہی شرح برقرار رہی تو کھارا پانی زیرِ زمین تازہ پانی کے ذخائر کو بری طرح متاثر کرے گا اور زمین کو کسی بھی قسم کی کاشت کاری کے لیے ناقابلِ کاشت بنا دے گا اور کراچی کی بڑھتی ہوئی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پڑوسی دیہی علاقوں سے کوئی مدد نہیں مل سکے گی۔

۶۱ فیصد: ۱۹۶۰ء
زراعت کے قابل زمین

↓

۱۹ فیصد: ۲۰۰۰ء
زراعت کے قابل زمین

رپورٹ سے اس بات کا بھی انکشاف ہوا کہ زرعی علاقہ (ہیکٹر) بمقابلہ تعمیر شدہ زمین (ہیکٹر) ۲۰۱۰ء میں ۰ء۴۲ فیصد تک کم ہو چکی تھی جبکہ ۱۹۴۸ء میں یہ مقابلتاً ۱۷ء۵ فیصد تھی۔ فرحان انور نے پاکستان کے سب سے بڑے شہری مرکز میں پانی کی قلت کے بحران پر حکومتی اداروں کے کردار پر سوالات اٹھائے۔ ان کی تحقیق واضح کرتی ہے کہ زرعی استعمال کے لیے پانی کی قلت کو دور کرنے کے لیے تمام ذمہ دار اداروں کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

اٹھائیسویں پولیس تربیتی ورکشاپ انسانی حقوق اور قانون کا نفاذ: مجرمانہ تفتیش

پولیس ٹریننگ کالج، سعید آباد، کراچی (بتاریخ ۲۶ تا ۲۹ جنوری ۲۰۱۵ء)

شہری-سی بی ای نے قومی وقف برائے جمہوریت (National Edowment for Democracy) اور سندھ پولیس کے تعاون سے پولیس ٹریننگ کالج سعید آباد، کراچی میں ۲۸ ویں پولیس تربیتی ورکشاپ کا بندوبست کیا۔

سندھ پولیس کے گریڈ ۱۴ اور اس سے نچلے گریڈ کے ۲۱ پولیس اہلکاروں کو پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور اس کو قائم رکھنے کے طریقے کے متعلق احساس دلایا گیا۔ انہیں قانون شکن شہریوں کے حقوق کی حفاظت کرتے ہوئے تفتیشی مہارت پر تربیت دی گئی۔ ورکشاپ میں حاضر شرکاء کا تعلق کراچی کے مختلف قانون نافذ کرنے والے محکموں سے تھا۔

سابق وزیر برائے قانون، انصاف اور انسانی حقوق بیرسٹر شاہدہ جمیل، سابق انسپکٹر جنرل سندھ جناب نیاز احمد صدیقی (پی ایس پی)، سابق انسپکٹر جنرل سندھ جناب غلام شبیر شیخ (پی ایس پی)، سابق ایڈیشنل انسپکٹر جنرل سندھ جناب ظفر احمد فاروقی (پی ایس پی)، چیف آپریٹنگ آفیسر ایم سی ٹی ایس بیگم فوزیہ طارق اور شہری سی بی ای کے رکن جناب خطیب احمد نے تربیتی لیکچر دیئے۔

آئینِ پاکستان میں انسانی حقوق، بچوں کا انصاف، اقلیتوں اور نچلی برادریوں کے حقوق، دہشت گردی سے نبرد آزمائی اور شکایت کنندہ، ملزم اور گواہوں کے حقوق، وہ چند موضوعات تھے جن کا تربیتی ورکشاپ کے دوران احاطہ کیا گیا۔

اتحاد برائے شفافیت اور معلومات تک رسائی (C-TAI) کے زیرِ اہتمام پانچویں مشاورتی ورکشاپ

موون پِک ہوٹل۔کراچی (۲۸ مارچ ۲۰۱۵ء)

شہری۔سی بی ای 'اتحاد برائے شفافیت اور معلومات تک رسائی (C-TAI)' کے جھنڈے تلے 'سندھ حقِ معلومات بل ۲۰۱۵ء) کے مسودے پر پانچویں مشاورتی سیشن کا اہتمام کیا گیا۔ اس مشاورتی سیشن کو اوپن سوسائٹی انسٹی ٹیوٹ (DSI) کا تعاون حاصل تھا۔

شہری۔سی بی ای کی خزانچی مسز عامرہ جاوید نے تعارف پیش کیا اور نئے مسودہ قانون کی تیاری میں شہری کی جانب سے کی گئی کوششوں کو اجاگر کیا۔ انہوں نے ڈاکٹر رضا گردیزی کو سندھ حقِ معلومات بل ۲۰۱۵ء کے نظرِ ثانی شدہ مسودہ کی خصوصیات پر تفصیلی روشنی ڈالنے کے لیے دعوت دی۔

ڈاکٹر رضا گردیزی نے چوتھے مشاورتی سیشن کے دوران سی ٹی اے آئی کے ارکان کی طرف سے پیش کیے گئے تبصروں کے بعد نئے مسودہ میں کیے گئے اضافوں اور تخفیف پر خصوصی طور پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک تفصیلی جائزہ پیش کیا۔ انہوں نے خاص طور پر 'مستثنیات' کے سیکشن کا حوالہ دیا جس کی نئے مسودہ کے ذریعے صوبے میں مضبوط تر حقِ معلومات کو بڑھانے کی غرض سے مَلائی اتار دی گئی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ ریٹائرڈ یا قائم مقام بیوروکریٹس کا بطور انفارمیشن کمشنر تقرر نہیں کیا جانا چاہیے کیونکہ وہ اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لیے معلومات کی رازداری کی حمایت کرتے ہیں۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ حقِ معلومات قانون کی تاثیر بڑھانے کے لیے شہریوں کو اس کردار کا فرض ادا کرنے کے لیے حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

'حقِ معلومات کو ایک 'حق' ہی سمجھنا چاہیے، نہ کہ ایک ایکٹ۔ دنیا بھر میں اسے ایک حق ہی تسلیم کیا جاتا ہے جو قانون کے نفاذ کو بڑھاتا ہے۔' اجلاس کے دوران ڈاکٹر گردیزی نے شدید دکھ کے ساتھ اظہار کیا۔

'نئے بل کے ذریعے ایک سادہ سا نوٹ بھی ایک حقِ معلومات کی درخواست تصور کیا جاسکتا ہے۔' انہوں نے کہا۔ انہیں یقین تھا کہ یہ حقِ معلومات انقلاب کو مثبت سمت پر گامزن کرے گا اور شہریوں کے لیے آسانیاں فراہم کرے گا۔

سیشن کے اختتام پر تمام سی ٹی اے آئی کے ممبران اور سیشن کے شرکاء نے سندھ حقِ معلومات بل ۲۰۱۵ء کے منظوری اور توثیق کی اور امید ظاہر کی کہ سندھ اسمبلی اس کو کامیابی کے ساتھ منظور کرلے گی۔

بابت

شہری۔سی بی ای، جس نے بہتر ماحول کے لیے کراچی کی بنیاد پر رضا کارانہ طور پر 1988ء میں متعلقہ شہریوں کا ایک گروپ تشکیل دیا تھا تا کہ وہ ماحول کی خرابی سے متعلق اپنی رائے پیش کرسکیں۔

شہری نے حقیقی ماحول سے متعلق امور کو اپنایا ہے۔ قانونی تعمیرات اور زوننگ کی خلاف ورزیوں کے معاملات کو خصوصی طور پر اٹھایا گیا ہے اس کے علاوہ ان سے متعلق علامات جیسا کہ آلودگی، ٹریفک جام، نکاسی، تجاوزات، پارکنگ کی عدم دستیابی، اوور لوڈ یوٹیلیٹیز اور انفراسٹرکچر ہے۔ شہری ان قانونی باڈیز اور سرکاری ایجنسیوں کی دیکھ بھال کررہی ہے اور سول سوسائٹی بھی اس سلسلے میں حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

کامیابیاں

کلفٹن روڈ کے چوڑے روڈ پر گلاس ٹاورز کے غیر قانونی تجاوزات کا انہدام، اس کارروائی نے روڈ کو تجاوزات سے محفوظ کیا ہے۔

☆ منگھوپیر روڈ 480 ایکڑ پر مشتمل گٹر باغیچہ پارک کو محفوظ کیا۔ یہ کم آمدنی والے علاقے میں ایک بڑی تفریح گاہ کا ایریا تقریباً ایک ملین رہائشیوں پر مشتمل ہے اور یہ لیاری کے قلب میں ہے۔

☆ کراچی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی یونین میں 162 ایکڑ پر مشتمل کڈنی ہل پارک کو محفوظ کیا بشمول 118 ایکڑ پر مشتمل کراچی واٹر اینڈ سیوریج بورڈ کی تنصیبات۔

☆ اوورسیز کمیٹی برائے کے پی سی اے اور عوامی معلومات کا مرکز قائم کیا۔

☆ کراچی اور سندھ میں تجارتی بنیاد پر گیارہ کے ٹی سی اور پندرہ ایس آر ٹی سی بس ڈپو کے پلاٹس کو فروخت کیا۔ اس وقت یہ پلاٹ سی ڈی جی کے استعمال میں ہیں جو کہ بس ٹرمینلز اور دیگر متعلقہ ٹرانسپورٹ کی سرگرمی کے لیے استعمال کیا جارہا ہے اس کے علاوہ پبلک روڈز سے غیر قانونی بس ٹرمینلز ختم کیے۔

☆ لائنز ایریا کراچی میں ویب گراؤنڈ پلے فیلڈ (میٹرو) کو محفوظ کیا۔

☆ باغ ابن قاسم کلفٹن میں Costa livina اپارٹمنٹ کے اسٹرکچر کو منہدم کیا۔ اس کارروائی نے اسی طرح کے غیر قانونی الاٹمنٹ کو بھی روک دیا، اور اب سی ڈی جی کے نے یہاں پر پارک تعمیر کیا۔

☆ لاہور میں ڈونگی گراؤنڈ پارک/ پلے فیلڈ کو کمرشل ہونے سے روکا۔

☆ لاہور بچاؤ تحریک کے حصہ کے طور پر کنال بینک کا وسیع وعریض پروجیکٹ کے خسارے کو پورا کیا۔

☆ کوئٹہ میں سسمک بلڈنگ کوڈ کی دوبارہ تصدیق کی۔

☆ پورے پاکستان کی بنیاد پر 1238 پولیس آفیسرز کی ٹریننگ، پولیس کی شرکت، انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور پولیس کی اصلاح کے بارے میں تربیت دی۔

کئی سالوں سے اعلیٰ عدالتیں شہری کی مہارت کی تصدیق کررہی ہیں۔ اور اسے Amicus Curiae (عدالت کا دوست) کے طور پر ماحولیات کی خلاف ورزی کے کیسز میں طلب کیا گیا۔

مقاصد

☆ آگاہی اور موثر سول سوسائٹی، بہترین گورننس، شفافیت اور قانون کی حکمرانی کو قائم کیا۔

☆ عوامی پالیسیز کے زیر اثر تحقیق، دستاویزات اور ڈائیلاگ کو ترویج دی۔

☆ ایک موثر اور نمائندہ لوکل گورنمنٹ سسٹم یعنی تعمیر اور تربیت کا سیٹ اپ کیا۔

☆ کراچی شہر کے لیے نمائندہ ماسٹر پلان/ زوننگ پلان تیار کیا اور موثر طور پر عملدرآمد کروایا۔

☆ سوسائٹی میں بنیادی انسانی حقوق کو ترویج دی۔

شہری کس طرح چل رہا ہے

ایک رضا کارانہ انتظامی کمیٹی جسے ایک ٹیم نے دو سال کے لیے جنرل باڈی کے ذریعے منتخب کیا ان کا تمام عمل جمہوری اصولوں پر ہے۔ ممبر شپ ہر خاص و عام کے لیے کھلی ہیں، جو کہ اغراض و مقاصد کے مطابق ہے۔

شہری کے لیے رضا کاروں کی ضرورت ہے

شہری کے مختلف منصوبے ذیل میں درج چھ ذیلی کمیٹیوں کی وساطت سے چلائے جاتے ہیں۔

- آلودگی کے خلاف
- میڈیا اور بیرونی روابط (نیوز لیٹر)
- قانونی (غیر قانونی عمارتیں)
- تحفظ ورثہ (پرانی عمارتیں)
- پارکس اور تفریح
- مالی حصول۔